Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

3(42)

بابا عبداللہ اور درویش

बाबा अब्दुल्लाह और दरवेश

ताज कं० लाहौर

30
48

تاج کمپنی لمیٹڈ ریلوے روڈ لاہور

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

3(42)

بابا عبداللہ اور درویش

बाबा अब्दुल्लाह और दरवेश

ताज कं. लाहौर

30
48

تاج کمپنی لمیٹڈ ریلوے روڈ لاہور

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ایک ضروری التماس

ازراہِ کرم اپنا اسمِ گرامی اور مکمل پتہ لکھ کر ہمیں
بھیج دیجئے۔ تاکہ ہم آپ کو اپنے ہاں کی مطبوعات کی مکمل فہرست
وقتاً فوقتاً مفت روانہ کرتے رہا کریں۔

اگر صاحبِ علم عزیزوں، رشتہ داروں اور دوستوں کے
کچھ پتے بھی لکھ دیں تو خاص احسان ہوگا۔

تاج کمپنی لمیٹڈ،
پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

شہر بغداد میں ایک بہت بڑا امیر سوداگر تھا جس نے اپنی تجارت سے لاکھوں روپے کمائے تھے اور بڑا نام پیدا کیا تھا۔ یہ بڑا نیک اور دل کا سخی تھا۔ لوگ اس کی بہت عزت کرتے تھے اس کا ایک لڑکا تھا جس کا نام بابا عبداللہ تھا۔ جب مرنے کے دن قریب آئے تو سوداگر نے بابا عبداللہ کو پاس بلایا محبت سے سر پر ہاتھ رکھا اور اسے سمجھایا کہ بیٹا اب تم ہوشیار ہو گئے ہو۔ خدا نے اتنی سمجھ دے دی ہے کہ اپنے برے بھلے کو سمجھ سکتے ہو۔ ماں باپ کسی کے ہمیشہ ساتھ نہیں رہتے۔ اب ہمارا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ایک ضروری التماس

از راہِ کرم اپنا اسم گرامی اور مکمل پتہ لکھ کر ہمیں
بھیج دیجیے۔ تاکہ ہم آپ کو اپنے ہاں کی مطبوعات کی مکمل فہرست
وقتاً فوقتاً مفت روانہ کرتے رہا کریں۔

اگر صاحبِ علم عزیزوں، رشتہ داروں اور دوستوں کے
کچھ پتے بھی لکھ دیں تو خاص احسان ہوگا۔

تاج کمپنی لمیٹڈ،
پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

Mohit

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

شہر بغداد میں ایک بہت بڑا امیر سوداگر تھا جس نے اپنی تجارت سے لاکھوں روپے کمائے تھے اور بڑا نام پیدا کیا تھا۔ یہ بڑا نیک اور دل کا سخی تھا۔ لوگ اس کی بہت عزّت کرتے تھے اس کا ایک لڑکا تھا جس کا نام بابا عبداللہ تھا۔ جب مرنے کے دن قریب آئے تو سوداگر نے بابا عبداللہ کو پاس بلایا محبّت سے سر پر ہاتھ رکھا اور اُسے سمجھایا کہ بیٹا اب تم ہوشیار ہو گئے ہو۔ خدا نے اتنی سمجھ دے دی ہے کہ اپنے بُرے بھلے کو سمجھ سکتے ہو۔ ماں باپ کسی کے ہمیشہ ساتھ نہیں رہتے۔اب ہمارا

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

وقت آ پہنچا ہے تھوڑے دن بعد دُنیا
سے سفر کر جائیں گے اور تم اکیلے رہ
جاؤگے - اس وقت سب کاروبار تمہیں کو
دیکھنا بھالنا پڑے گا اس لئے اب زیادہ کھیلنا
کودنا ٹھیک نہیں ہے ہوش میں آ جاؤ اور
محنت اور سمجھ سے کام لے کر دوکان کا کام
سنبھالو - بابا عبداللہ یہ سُن کر آنسو بھر لایا اور
اس نے اپنے ابّا جان سے وعدہ کیا کہ
انشاءاللہ جیسا آپ فرماتے ہیں ویسا ہی کروں گا
اور اس دن سے عبداللہ نے بُرے لڑکوں
کا ساتھ چھوڑ دیا اور زیادہ وقت
کاروبار کی دیکھ بھال میں گزارنے لگا -
تھوڑے دن بعد کا ذکر یہ ہوا
کہ بابا عبداللہ کے ماں باپ ایک ایک
کر کے اللہ کے پیارے ہو گئے اور

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

وہ بیچارہ دنیا میں اکیلا رہ گیا - گھر میں
اللہ کا دیا سب کچھ موجود تھا - روپے
پیسے کی تو کوئی کمی نہ تھی مگر ماں
باپ کی طرح محبّت اور ہمدردی کرنے
والا کوئی نہ رہا - اس کا غم عبداللہ کو
بہت ستاتا رہتا تھا - تھوڑے دن تک
یہی حالت رہی مگر پھر صبر آگیا -
لیکن اب جو کوئی پوچھنے والا نہ رہا،
اور عبداللہ کو بے روک ٹوک روپیہ
پیسہ اڑانے کا موقع ملا تو اسے ماں
باپ کی نصیحت یاد نہ رہی اور لگا
بے حساب خرچ کرنے - اس کا نتیجہ یہ
ہوا کہ وہ ماں باپ کا چھوڑا ہوا
لاکھوں روپیہ تھوڑے ہی دن میں اُس
کے دوستوں پر اور طرح طرح کی فضول خرچیوں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

پر اُٹھ گیا ۔

جب دولت بہت تھوڑی رہ گئی اور عبداللہ نے دیکھا کہ اگر اب بھی آنکھیں نہ کھولیں تو کوڑی کوڑی کو محتاج ہونا پڑے گا اس لئے اس نے سب دوستوں کو چھوڑا اور جو روپیہ بچ رہا تھا اس سے اسّی اُونٹ خریدے تاکہ اُن پر مال لاد کر ایک شہر سے دوسرے شہر میں پہنچائے اور اس کے نفع سے جیسے تیسے زندگی گزارے ۔

اب عبداللہ کی حالت پھر سنبھل گئی اور اس کا مال خوب بکنے لگا ۔ اگر وہ سستی اور کاہلی نہ چھوڑتا تو اس کی زندگی بالکل تباہ ہو جاتی ۔

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ایک دن کا ذکر ہے بابا عبداللہ کے
اُونٹ سامان سے لدے پھندے بغداد سے
بصرے پہنچے۔ وہاں کے سوداگروں نے عبداللہ
کا سارا مال خرید لیا۔ اور یہ اُس کی
قیمت لے کر خوش خوش بغداد کے راستے
چل کھڑا ہُوا۔

چلتے چلتے راستے میں اُسے ایک بڑی اچھی
جگہ ملی جہاں چاروں طرف سبزہ ہی سبزہ
نظر آ رہا تھا اور سایہ دار درخت کثرت
سے لگے ہوئے تھے۔ تھکا ہُوا تو تھا
ہی ایسی آرام کی اور ٹھنڈی جگہ دیکھی
تو اپنے اونٹ وہیں چھوڑ دیئے تاکہ
اچھی طرح چر لیں اور یہ بھی ذرا آرام کر
لے۔ عبداللہ نے پاس ہی کے چشمے سے
منہ ہاتھ دھوئے اور ایک درخت کے سائے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

میں بیٹھ کر کھانا نکالا۔

ابھی بسم اللہ بھی نہ کہنے پایا تھا کہ سامنے سے ایک فقیر آتا نظر آیا جس نے دُور ہی سے عبداللہ کو سلام کیا۔

عبداللہ۔ وعلیکم السلام کیوں بابا درویش کہاں کا ارادہ ہے۔

درویش۔ بابا میں بصرے جا رہا ہوں۔

عبداللہ۔ مجھے تو بھی بغداد جانا ہے۔

اب دونوں میں بات چیت ہونے لگی۔ اور درویش بھی عبداللہ کے ساتھ کھانے میں شریک ہو گیا۔ درویش عبداللہ کی مہمان نوازی سے بہت خوش ہوا اور اس کو اپنا دوست بنا لیا۔

خزانے کی طرف

جب اُن کی تھکن دُور ہوئی تو درویش

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

نے عبداللہ سے کہا - بابا مجھے تم سے
بڑی محبت ہو گئی ہے - جی چاہتا ہے کچھ
تمہارے کام آؤں - مجھے ایک خزانے کا پتہ
معلوم ہے - تمہارے پاس اونٹ موجود ہیں آؤ
وہاں چلیں اور ان اونٹوں پر جتنا قیمتی
سامان لا سکیں لے آئیں - اس کی مزدوری
تم جتنی کہو گے تم کو دے دی جائے گی -
بابا عبداللہ درویش کی یہ بات سُن کر
خوشی کے مارے بے حال ہو گیا اور
جلدی جلدی بولا "کیا سچ مچ بابا درویش
تم خزانے کا پتہ جانتے ہو - وہ کہاں
ہے - کیا یہاں سے بہت دُور ہے - خدا
کے لئے جلدی بولو -
درویش - بھئی گھبراتے کیوں ہو، تم اپنے
اونٹ لے کر میرے ساتھ چلو تو میں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

خزانے کا دروازہ تمہارے لئے کھول دوں گا۔
اس کے بعد درویش اور عبداللہ دیر تک چلتے رہے۔ بہت سے جنگلوں اور آڑے ترچھے راستوں سے گزرنے کے بعد ایک چٹیل میدان میں پہنچے جہاں ایک گول چٹان پڑی ہوئی تھی اور اس کے نیچوں بیچ میں ایک بڑا سا لوہے کا کُنڈا لگا ہوا تھا۔ دونوں نے اس کو پکڑ کر بڑی محنت کے بعد سرکایا تو اس کے نیچے سے ایک خزانے کا دروازہ نکلا۔ دونوں یہ دروازہ کھول کر اندر گھسے۔
سب سے پہلے ایک کمرہ ملا۔ اس سے آگے بڑھے تو ایک بڑا دالان نظر آیا۔ یہاں جو آنکھ اُٹھا کر دیکھا تو عجب تماشا تھا۔ ہر طرف بڑی بڑی دیگیں رکھی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ہوتی تھیں جن میں اشرفیاں، سونے کی اینٹیں
اور لعل یاقوت ہیرے جواہرات بھرے پڑے تھے
اور ان کی چمک دمک سے سارا دالان جگ مگ
جگ مگ کر رہا تھا۔ دالان کے سامنے ایک
خوب صورت سا چمن تھا جس میں عجیب قسم
کے خوش نما درخت لگے ہوئے تھے اور ان
پر خوش آواز پرندے چہچہا رہے تھے۔
عبداللہ کی آنکھیں یہ سب دیکھ کر
چوندھیانے لگیں اور اس نے درویش کے
ساتھ بڑھ بڑھ کر اشرفیاں اور جواہرات
سمیٹنا شروع کئے اور جتنا سامان اپنے اونٹوں
پر لاد سکتا تھا لاد لیا۔
اسی دالان میں درویش کی نظر ایک
چھوٹے سے صندوق پر پڑی جس پر کچھ
آڑھی ٹیڑھی لکیریں اور ان پر کچھ ہندسے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

لپیے بنے ہوتے تھے۔ درویش نے جلدی سے
لپک کر اس صندوقچے کو اپنی بغل میں دبا
لیا۔ اور اب یہ دونوں خزانے سے نکلے
اور پھر اسی مقام کی طرف چلے جہاں
بیٹھ کر کھانا کھا چکے تھے۔

راستے میں درویش نے کہا۔

"کیوں بابا عبداللہ! کہو اب اپنی محنت
کی کتنی مزدوری لینا چاہتے ہو۔"

"بھائی مجھ سے کیا پوچھتے ہو۔ جتنی جی
میں آئے دے دو۔"

درویش بڑا دل والا اور سخی تھا، اس
نے کہا۔

"لو میں یہ سامان سے لدے ہوئے
اونٹ آدھے آدھے بانٹ دیتا ہوں۔ چالیس
اونٹ تم لے لو اور چالیس میں لئے لیتا ہوں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

عبداللہ کو اس کی اُمید نہ تھی کہ درویش
اتنی سخاوت سے کام لے گا۔ اور ایک
دم اتنے اونٹ مزدوری میں دے ڈالیگا
اس نے درویش کا یہ جواب سُنا تو
بہت زیادہ خوش ہوا اور درویش کو گلے
لگا کر اس کے ہاتھ چومے اور بہت
دیر تک اُس کا شکریہ ادا کرتا رہا کہ
آپ نے مجھ پر اتنا بڑا احسان کیا
ہے جسے کبھی نہ بھُولوں گا۔ اس کے
بعد جب یہ دونوں ایک دوسرے سے
رخصت ہونے لگے تو ہر ایک نے اپنے
اپنے حصّے کے خزانے سے لدے ہوئے اونٹ
الگ کر لئے۔ اب عبداللہ آنکھوں میں آنسو
بھر کر بولا۔" اچھا پیارے دوست خدا حافظ
اللہ نے چاہا تو پھر ہماری تمہاری ملاقات

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

جلد ہوگی ۔"

اس کے جواب میں درویش نے بھی اتنی جلدی جدا ہونے پر افسوس ظاہر کیا اور عبداللہ پر ایک محبت بھری نظر ڈال کر بصرے کے راستے پر ہو لیا ۔ عبداللہ نے بغداد کی طرف قدم بڑھائے ۔

بابا عبداللہ کی لالچ

یوں تو عبداللہ امیر ماں باپ کا بیٹا تھا ۔ اس کے یہاں دولت کی کوئی کمی نہ تھی ۔ مگر اس پر بھی طبیعت کا بڑا لالچی تھا ۔ اس کی نیت اچھی نہ تھی ۔ تھوڑی چیز پر خوش ہونا یا صبر کرنا جانتا ہی نہ تھا ۔ ہیرے جواہرات اور اشرفیوں سے لدے ہوئے چالیس اونٹ اتنے زیادہ تھے کہ لالچ نہ کرتا تو یہ مال

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اس کی زندگی بھر ختم نہ ہوتا بلکہ اس کے بیٹے پوتے تک چین سے بسر کر سکتے۔ مگر لالچ آدمی کی آنکھیں بند کر دیتی ہے اور اُسے بُرا بھلا کچھ نہیں سُوجھتا صرف مطلب ہی کی بات سمجھ میں آتی ہے۔

وہ تھوڑی ہی دُور چلا تھا کہ اس کی نیّت میں خرابی آئی۔ دِل میں سوچا کہ "درویش ایک بھلا آدمی معلوم ہوتا ہے اور دِل کا سخی بھی ہے۔ اگر میں اس سے دس اُونٹ اور مانگ لوں تو کیا بُرائی ہے۔ یقین ہے کہ وہ انکار نہ کرے گا" یہ سوچ کر وہ اُلٹے قدموں واپس ہوا اور جلدی جلدی درویش کے پاس پہنچ کر اُسے زور سے پکارا کہ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اے بھائی درویش ، اے بھائی درویش ذرا ٹھہرنا ایک بات اور سنتے جاؤ "

درویش دل میں گھبرایا کہ خدا جانے ایسی کون سی ضروری بات ہے جو یہ اتنا پریشان ہو کر پلٹ آیا ہے - وہ عبداللہ کی طرف مڑا اور اُس سے کہا کیوں بھئی خیر تو ہے" کیسے آئے -

عبداللہ نے کہا "نہیں کوئی ایسی خاص بات تو نہیں - بس جی میں آئی کہ پھر خدا جانے کب ملیں ذرا دو دو باتیں اور کر لیں - یہ سوچ کر چلا آیا اور سچ پوچھو تو بھائی تم نے اتنا بڑا احسان کیا ہے کہ میں اُس کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا اور ہاں ایک بات یہ کہنا تھی کہ مجھے اس کا بڑا ڈر

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ہے کہ کہیں یہ چالیس اونٹ تم سے
نہ لے جاتے بنے تو کیا ہو گا ۔ میرا
خیال ہے کہ تم ان میں سے دس
اونٹ مجھے دے دو تو بات آسان ہو
سکتی ہے ۔ باقی تیس اونٹ تم لے کر
مزے سے چلے جاؤ ۔ راستہ آسانی سے
کٹ جائے گا اور تمہیں کوئی مشکل نہ
ہو گی "

درویش یہ سن کر مسکرایا اور اس
نے کہا ۔ خیر کوئی ایسی بات نہیں ، تم
نے اچھا کیا ۔ چلے آئے ۔ رہی اونٹوں
والی بات تو وہ بھی تم نے ٹھیک ہی
کہی ، لو بھئی دس اونٹ اور اپنے ساتھ
لے لو اور اللہ کی امان میں قدم بڑھاؤ
دیر نہ کرو ۔

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

بابا عبداللہ کے دِل کی مراد پُوری ہوئی
خوش خوش بڑھا اور دس اونٹ اپنے
ساتھ لے کر تیس درویش کے لئے چھوڑ
دیئے ۔ اس کے بعد اُسے سلام کیا اور
ایک بار پھر گلے مِلا ۔ پھر بناوٹ سے
آنکھوں میں آنسو بھر کر اس سے رُخصت
ہوا ۔ مگر دِل میں بڑا خوش تھا کہ اتنی
سی بات کہہ کر دس اونٹ جواہرات
سے لدے ہوئے اور ہاتھ آ گئے ۔

دس اونٹ اور

بابا عبداللہ ابھی زیادہ دُور نہ گیا تھا
کہ لالچ نے پھر ستایا اور اس کے
دل میں یہ خیال آیا کہ درویش تو سچ
مچ بڑا ہی سخی اور سیدھا سادھا نیک
آدمی ہے ۔ میں نے اس سے جو

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

مانگا اُس نے بغیر ہچکچائے ہوئے فوراً
دے دیا - اور واقعی وہ ایک فقیر شخص
ٹھہرا اُسے اتنی دولت سے کیا کام اس
کے لئے یہ تیس اُونٹ بھی بہت ہیں -
آؤ اس سے دس اُونٹ اور مانگ لوں -
اس طرح میرے پاس خزانے سے لدے ہوئے
ساٹھ اونٹ ہو جائیں گے اور میں سب
سے زیادہ مالدار آدمی بن جاؤں گا - مجھے
یقین ہے کہ وہ اب بھی میری بات
نہ ٹالے گا -

اب وہ پھر پلٹا اور پہلے کی طرح
چلّا کر درویش کو آواز دی "اے میاں
درویش ، اے میاں درویش" درویش نے پلٹ
کر دیکھا ، اور کہا "کیوں بھائی ، اب کیا
بات ہے" - عبداللہ نے جواب دیا -

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

بابا عبداللہ کے دِل کی مراد پُوری ہوئی
خوش خوش بڈھا اور دس اونٹ اپنے
ساتھ لے کر تیس درویش کے لئے چھوڑ
دیتے - اس کے بعد اُسے سلام کیا اور
ایک بار پھر گلے مِلا - پھر بناوٹ سے
آنکھوں میں آنسو بھر کر اس سے رخصت
ہوتا - مگر دِل میں بڑا خوش تھا کہ اتنی
سی بات کہہ کر دس اُونٹ جواہرات
سے لدے ہوئے اور ہاتھ آ گئے -

دس اونٹ اور

بابا عبداللہ ابھی زیادہ دُور نہ گیا تھا
کہ لالچ نے پھر ستایا اور اس کے
دل میں یہ خیال آیا کہ درویش تو سچ
مچ بڑا ہی سخی اور سیدھا سادھا نیک
آدمی ہے - میں نے اس سے جو

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

مانگا اُس نے بغیر ہچکچائے ہوئے فوراً
دے دیا - اور واقعی وہ ایک فقیر شخص
ٹھہرا اُسے اتنی دولت سے کیا کام اس
کے لئے یہ تیس اُونٹ بھی بہت ہیں -
آؤ اس سے دس اُونٹ اور مانگ لوں -
اس طرح میرے پاس خزانے سے لدے ہوئے
ساٹھ اونٹ ہو جائیں گے اور میں سب
سے زیادہ مالدار آدمی بن جاؤں گا - مجھے
یقین ہے کہ وہ اب بھی میری بات
نہ ٹالے گا -

اب وہ پھر پلٹا اور پہلے کی طرح
چلّا کر درویش کو آواز دی "اے میاں
درویش ، اے میاں درویش" درویش نے پلٹ
کر دیکھا ، اور کہا "کیوں بھائی ، اب کیا
بات ہے" - عبداللہ نے جواب دیا -

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کیا کہوں بھائی درویش مجھے رہ رہ کر
یہی خیال ستائے جاتا ہے کہ تم اکیلے
ہو اور تمہارے ساتھ یہ تئیں اونٹ ہیں۔
یہ تم سے کیسے سنبھالے جائیں گے۔ ہاں
اگر تم دس اونٹ اور مجھے دے دیتے تو
یقین ہے کہ بیس اُونٹ تمہارے ساتھ
آسانی سے چلے جائیں گے"

درویش بولا

"اچھا بھائی لو دس اونٹ اور لے
جاؤ۔ خدا تمہیں برکت دے۔ اب منزل
کھوٹی نہ کرو"

بابا عبداللہ نے درویش کا شکریہ ادا کر
کے دس اُونٹ اور لے لئے اور خوش خوش
قدم بڑھاتا ہوا اپنا راستہ لیا۔

دس اور

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

عبداللہ آہستہ آہستہ بغداد کے راستے پر
چل رہا تھا اور اپنے دل ہی دل میں
کہہ رہا تھا ۔ "اب میں دُنیا کا سب
سے زیادہ مالدار آدمی ہوں ۔ میرے پاس
اتنی دولت ہے کہ بادشاہوں کے خزانوں
میں بھی نہ ہوگی ۔ اور یہ سب اس سخی
درویش کی مہربانی ہے"

مگر تھوڑی دُور چلنے کے بعد اس نے
پھر سوچا کہ یہ تو سب ٹھیک ہے
لیکن اگر درویش مجھے دس اونٹ اور
دے دے تو میرے پاس ستّر اونٹ
ہو جائیں گے ۔ اس لئے میں کسی نہ کسی
طرح اتنے اور اس سے لے لوں تو
ٹھیک ہو گا ۔

یہ سوچتے ہی وہ پھر جلدی جلدی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

درویش کی طرف مڑا اور اسے آواز دے کر کہا - میاں درویش میں یہی سوچتا ہوں کہ تم ٹھہرے ایک اللہ والے فقیر آدمی تمہیں مال و دولت سے کیا کام - دس اونٹ بھی تمہاری زندگی بھر کے لئے بہت ہیں تمہارے پاس جو بیس رہ گئے ہیں ان میں سے دس اور مجھے دے دو تو بھائی میں عمر بھر تمہارا احسان نہ بھولوں گا۔"

درویش پھر مسکرا دیا اور اس سے کہا - "لو میاں تمہارے دل میں جتنے آئیں لے لو۔"

عبداللہ نے یہ سن کر درویش کے ہاتھ چوم لئے اور بے حد خوش ہو کر اونٹوں پر قبضہ کر لیا -

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

رہے سہے دس بھی!

ستّر اونٹ پاکر بھی عبداللہ کی نیّت
نہ بھری - وہ دس بارہ قدم ہی چلا
تھا کہ پھر طمع زور کرنے لگی اور اُس
نے جی میں کہا - درویش نیک دل تو
ہے ہی - اور بڑے دِل والا بھی ہے
مگر ساتھ ہی کمزور بھی اِتنا ہے کہ
میرا مقابلہ نہیں کر سکتا - اگر میرے
اونٹ نہ ہوتے تو وہ خزانے سے اِتنا
مال کیسے لا سکتا تھا - آخر ان اونٹوں
کا مالک تو میں ہی ہوں - باقی دس
بھی اُس کے پاس کیوں رہنے دوں - اگر
میرا کہنا نہ مانے گا تو زبردستی لے کر
لے لوں گا - پھر بھی نہ مانا تو اُسے
مار ڈالوں گا اور اپنے پورے اسّی اونٹ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

ساتھ لے کر بغداد چلا جاؤں گا۔ جب اتنا بڑا خزانہ جس میں بے حساب اشرفیاں اور ہیرے جواہرات بھرے پڑے ہیں میرا اور فقط میرا بن جائے گا تو بغداد تو کیا دُنیا بھر میں میرے برابر کوئی مالدار نہ رہے گا میں ہی بہت بڑا امیر اور دولت مند بن جاؤں گا اور سب لوگ میرے محتاج رہیں گے۔"

یہ خیال کر کے وہ پھر تیزی سے درویش کی طرف بڑھا اور اسے آواز دی۔ درویش عبداللہ کی اس بات سے تنگ آ گیا تھا کہ یہ بار بار ایسا ہی کئے جاتا ہے اور کسی طرح اس کی نیت نہیں بھرتی مگر وہ ناراض نہیں ہوا اور اس نے پلٹ کر کہا "آخر اب کیا چاہیئے۔

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

میاں عبداللہ ؟"

عبداللہ نے کہا - بھائی درویش بات یہ ہے
کہ تم اللہ کی عبادت کرتے ہو اور
جو لوگ عبادت کرتے ہیں یہ مال اور
دولت ان کے لئے مصیبت بن جاتی ہے -
وہ باقی اونٹ بھی تم مجھے دے دیتے
تو اللہ اللہ کرنے میں تمہارا جی خوب
لگتا - میں سمجھتا ہوں تم وہ بھی دے
ڈالو تو اچھا ہے "

درویش بھی کوئی ایسا ویسا دل کا
چھوٹا نہ تھا - اس نے ہنس کر کہا -
"لو بھائی تم بھی کیا یاد کروگے یہ
باقی اونٹ بھی لے جاؤ - اب تو خوش
ہوتے "

عبداللہ واقعی اب حد سے زیادہ خوش

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

تھا۔ اس نے درویش کو گلے لگایا اور وہ اونٹ بھی لے کر رخصت ہوا۔

نرالا صندوق

مثل مشہور ہے لالچ بری بلا ہوتی ہے۔ لالچی آدمی کبھی چین نہیں پاتا وہ ہمیشہ کسی نہ کسی غم میں گھلتا رہتا ہے۔

عبداللہ کے دل کو اب بھی صبر نہ آیا اور ذرا آگے چل کر اس نے دل میں سوچا "آخر درویش نے اپنے سارے اونٹ اتنی آسانی سے کیوں دے دیئے معلوم ہوتا ہے۔ وہ جو چھوٹا صندوقچہ اس نے خزانے میں اپنی بغل میں دبا لیا تھا اس میں اتنی قیمتی چیزیں ہیں جو اس تمام دولت سے بھی بڑھ چڑھ کر ہیں

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

کچھ بھی ہو ہیں یہ صندوقچہ بھی اس کے پاس نہ رہنے دوں گا ، اور اُسے لے کر ہی رہوں گا ۔ خوشی سے نہ دیگا تو چھین لوں گا ۔ اور پھر اگر وہ لڑے گا تو مار ڈالوں گا ۔

اب اس نے ایک بار پھر درویش کو زور سے پکارا ۔ اب تو درویش کے چہرے پر بھی بل پڑ گئے غریب کہاں تک صبر کرتا ۔ پھر بھی اس نے اپنے آپ کو سنبھالا اور عبداللہ کی طرف مڑ کر کہا ۔" بھائی تم نے یہ کیا لگا رکھا ہے ۔ بار بار جاتے ہو اور پھر پلٹ آتے ہو ۔ خیر، کہو ، اب کیا کہتے ہو ۔ عبداللہ ۔ کچھ نہیں بھائی درویش میں صرف یہ پوچھنے آیا ہوں کہ وہ جو صندوقچہ

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

تم نے خزانے میں سے اُٹھایا تھا کم
سے کم یہ تو بتا دو کہ اس میں
کیا خاص بات ہے جو تم اسے یوں
کلیجے سے لگائے رہتے ہو ؟

درویش ۔ میاں جب میں نے تمہیں اپنا دوست
بنا لیا تو اب تم سے کیا چھپاؤں گا ۔
لو سنو واقعی یہ صندوقچہ بڑے کام کا
ہے ۔ اس میں ایک کاجل ایسا لاجواب
رکھا ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بائیں
آنکھ میں لگا لے تو اُسے زمین کے
سارے خزانے نظر آنے لگیں ۔ لیکن اگر
دائیں آنکھ میں لگائے تو اس کی
دونوں آنکھوں کی روشنی جاتی رہے اور
وہ بالکل اندھا ہو جائے گا

اب تو بابا عبداللہ کی لالچ اور بڑھی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

اور اس نے اپنا دل میں کہا - یہ
کاجل تو بہت بڑی نعمت ہے - اس سے
زیادہ فائدے کی چیز کونسی ہو سکتی ہے
اس نے درویش کی بڑی خوشامد کی اور
اس سے کہا -

" بھائی درویش سچ تو یہ ہے میں نے
تمہارا جیسا شریف اور محسن شخص کوئی
نہیں دیکھا - جہاں تم نے مجھ پر اتنے
احسان کئے ہیں - کیا اتنی مہربانی اور نہ
کروگے کہ ایک ذرا سا کاجل میری
بائیں آنکھ میں لگا دو تا کہ میں بھی
اس کاجل کا فائدہ دیکھ لوں "

درویش نے کہا " اچھا بھائی لگا دیتا
ہوں " یہ کہہ کر درویش نے صندوقچہ
کھولا اور اس میں سے ایک ہرے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

چمک دار پتھّر کی خوب صُورت سی ڈبیا
نکالی اور اس میں سے تھوڑا کاجل لے
کر عبداللہ کی بائیں آنکھ میں لگا دیا۔
کاجل لگتے ہی عبداللہ کی عجب حالت ہوئی۔
سچ مچ اس کو زمین کے سارے خزانے نظر
آنے لگے۔ اسے اس بات سے اتنی خوشی
ہوئی کہ وہ ناچنے لگا۔ اور اس نے لپک
کر درویش کو گود میں اٹھا لیا۔

مگر کیا عبداللہ کی نیّت بھر گئی
تھی۔ ہرگز نہیں۔ اتنی بڑی نعمت پانے
کے بعد بھی اس کی ہوس کا وہی حال
تھا۔ اب اور کچھ نہیں تو اُسے یہ
خیال آیا کہ جب ایک آنکھ میں کاجل
لگانے سے زمین کے سارے خزانے نظر
آنے لگے تو دوسری آنکھ میں لگانے سے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

سے نہ جانے کتنے اور کیسے کیسے فائدے ہوں گے۔ ہو نہ ہو یہ درویش اب مجھے دھوکا دے رہا ہے اور کنجوسی سے کام لے رہا ہے" یہ سوچ کر اُس نے درویش سے کہا۔ "بھائی میں تمھیں خدا کی قسم دیتا ہوں تم تو میری دائیں آنکھ میں بھی کاجل لگا دو"

درویش نے اُسے بہت سمجھایا کہ دیکھو ضد نہ کرو اس کا نتیجہ بہت بُرا ہوگا مفت میں اندھے ہو جاؤ گے۔

مگر عبداللہ کہاں ماننے والا تھا۔ اس نے خیال کیا "درویش جھوٹ بول رہا ہے اور مجھے باتوں میں بہلانا چاہتا ہے"

اس نے پھر پوری قوت کے ساتھ فرمائش کی۔ اب یہ حالت تھی کہ درویش بار

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

بار سمجھاتا تھا اور عبداللہ کسی طرح نہ مانتا تھا۔ وہ جتنا انکار کرتا تھا اتنا ہی اس کا تقاضا بڑھتا جاتا تھا۔

لالچ کا نتیجہ

جب درویش نے دیکھا کہ عبداللہ کسی طرح اس بات پر یقین نہیں کرتا اور نہ کسی طرح اس کی لالچ دور ہوتی ہے تو اُسے غصہ آ گیا اور اس نے بگڑ کر کہا "تم نہیں مانتے تو تمہیں اس طمع کی سزا بھی بہت جلد مل جائے گی۔

یہ کہہ کر درویش نے وہی کاجل اس کی دائیں آنکھ میں بھی لگا دیا۔ کاجل لگانا تھا کہ عبداللہ دونوں آنکھوں سے اندھا ہو گیا۔ اور وہ درد کے مارے

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

چیخنے لگا۔ اب اس کی عقل ٹھکانے آئی
اور وہ بے حد شرمندہ ہوا کہ میں نے
بہت بُرا کیا جو درویش کا کہنا نہ مانا،
اور لالچ پر لالچ کیے گیا۔ مگر اب
پچھتانے سے کوئی فائدہ نہ تھا وہ روتا
تڑپتا رہا۔ درویش نے اسی حال میں زور
سے ایک لات ماری اور کہا۔ "ایسا لالچی
آدمی کسی ہمدردی اور مہربانی کے لائق نہیں"
یہ کہہ کر اس نے وہ سارے اونٹ
اپنے قبضے میں کر لئے اور انہیں لے
کر بصرے چلا گیا۔

عبداللہ کا انجام

عبداللہ اب کہیں جانے آنے کے قابل
نہ تھا۔ آنکھیں جانے کے بعد ٹٹول ٹٹول
کر بڑی مشکل سے چلتا تھا اور رستہ بھول

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

بھول جاتا تھا۔

اس وقت اسے اپنی غلطیاں ایک ایک کر کے یاد آ رہی تھیں اور وہ ان پر رونا اور کڑھتا جاتا تھا کہ اگر میں نے اتنی لالچ نہ کی ہوتی تو میرا اتنا بُرا انجام نہ ہوتا۔ افسوس میں نے کیسی کیسی نعمتیں اسی طمع کی وجہ سے کھو دیں۔

وہ اسی غم اور غصے کی حالت میں ٹھوکریں کھاتا ہوا ایک جنگل سے گزرا جہاں ایک بھوکا شیر شکار کی تاک میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے عبداللہ کو دیکھتے ہی اس پر حملہ کیا اور ایک ہی پل میں اسے مار کر کھا گیا۔

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

قرآن پاک

کا پڑھنا کارِ ثواب

اس کا سمجھنا موجبِ خیر و برکت

اور

اِس پر عمل کرنا ذریعۂ نجات

ہے

تاج کمپنی لمیٹڈ، لاہور - کراچی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE

Digitized by eGangotri and Sarayu Trust.

تاج کمپنی لمیٹڈ

لاہور و کراچی

CC-0. In Public Domain. Funding by IKS-MoE